رجسٹرڈ ل نمبر ۹۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو



ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد | مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۸ | نمبر ۶۸

## فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے متعلق معلوم ہوا ہے ۔ کہ حضور بھیرہ ہی سے گورداسپور تشریف لیگئے ہیں ٭

حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کریں ٭

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب گورنمنٹ کی آنریری خدمت گذاری سے واپس تشریف لے آئے ہیں ٭

جناب حافظ روشن علی صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کے چندہ کی تحریک ضلع سیالکوٹ میں دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں ٭

دو تین روز سے مطلع ابر آلود ہے ۔ کل (۸ فروری) بارش بھی ہوئی ہے ٭

## نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۔ ۱۱ ۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء)

### اخویم ابراہیم فلیتھ کی تقریر

اخویم محمد سلمان فلیتھ کا تیسرا بھائی اولاف ابراہام فلیتھ Olaf abraham Zeit ۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے ۔ یہودیت سے تائب ہو کر نہ صرف مسیح ناصری اور حضرت خاتم النبیین پر ایمان لایا ہے ۔ بلکہ حضرت احمد نبی اللہ مسیح موعود کو موعود مسیح الیقین کرتا ہے گذشتہ ہفتہ اس نوجوان کی تقریر احمدیہ لیکچر ہال میں "میں نے اسلام کیوں قبول کیا ہے" کے مضمون پر ہوئے ۔ ہمارے روسی نژاد انگریز بھائی نے عیسائیت کے بگڑے ہوئے ناقابل عمل اصول سے طبعاً نفرت رکھنے ۔ یہودیت میں اطمینان نہ پانے اور احمدی مبلغین سے اسلام کی خوبیاں سنکر اسلام لانے کی مختصر کیفیت بیان کی ۔ اور اسلام کے محاسن (جنمیں ہمدردی بنی نوع انسان کا اصول بڑا دخل رکھتا ہے) خوبصورتی سے بیان کئے ۔

### لیکچر کے بعد

لیکچر کے بعد دوسرے لوگوں کو سوالات و جوابات کا موقعہ دیا جاتا ہے ۔ اور مبلغین تقریر کے موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہیں ۔ تقاریر ختم کے بعد ایک مسیحی لیکچرار خاتون نے جو ہندوستان میں پیدا ہوئی تھے ۔ بجائے سوال کرنے کے مقرر و مبلغین کے بیان کردہ اصول اسلام و تعلیم احمد کا نہایت موزون تعریفی الفاظ میں ذکر کیا ۔ حاضرین میں ایک نوجوان ولندیز یعنی سکنہ ہالینڈ اور ایک نوجوان روسی تھے ۔ دونو بہت متاثر ہوئے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اسلام لے آئینگے ٭

انشاء اللہ برطے برے موزیں آدینگے ٭

## سوالات و جوابات

ہمارے لیکچروں میں غیر احمدی انگریز مسلمان بھی آتے ہیں۔ اور تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک لیکچر کے بعد ذیل کا دلچسپ مکالمہ احمدیہ لیکچر ہال میں ہوا۔

**ایک بوڑھا انگریز مسلمان** - میرے خیال میں آپ لوگوں کا بار بار اور ہر بات میں احمدیت کا ذکر کرنا دانائی اور دوراندیشی نہیں۔ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ کی عزت کرتا ہوں۔ میری حضرت سے نہایت دوستانہ خط و کتابت رہی ہے میں ان کو اچھا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مگر اس ملک میں احمدیت کے زیادہ ذکر کو میں پھر کہتا ہوں۔ دانائی سے بعید سمجھتا ہوں۔

**مولوی فتح محمد سیال ایم اے** - دنیا میں دو قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مصلحتوں کے ماتحت چلتے ہیں۔ اور اظہار حق میں جرأت نہیں کرتے۔ اور ایک وہ جو مصلحتوں اور حالات کی پرواہ نہ کرکے پیغام حق دنیا کو پہنچاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور مسیح ناصری کو دیوانہ کہا گیا۔ محمد رسول اللہ کا نام مجنون رکھا گیا۔ اور اسی طرح مسیح موعود احمد پاک کو بھی مسحور و مجنون کے نام سے یاد کیا گیا۔ اور یہ صرف اس لئے کہ وہ مصلحتوں کی پرواہ نہ کرکے man of policy پالیسی کا خیال نہ کرکے حق کا اعلان کرتے تھے۔ پس باوجود اپنے دوست کی ہمدردانہ نصیحت کے ہم اپنے تئیں ایسے داناؤں کی جماعت میں شمار کرنے کی بجائے دیوانوں میں شامل ہونا عزت سمجھتے ہیں۔ اور جس بات کو ہم حق سمجھتے اور جس پر دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے اعلان کرنے میں ہم دیوانہ وار مصروف رہینگے۔

## ویسٹرن اینڈ ویسٹرن سٹڈیو میں تقریر

مغرب و مشرق کا اجتماع نام سوسائٹی میں ۲۷ فروری کو مولوی فتح محمد سیال اور ۲۷ مارچ کو خاکسار کی تقریر مقرر ہے۔ دوسری تقریروں میں بھی ہم گاہ گاہ شامل ہوتے ہیں۔ ۳۰ جنوری کو مسٹر de silva سلوا نام ایک بدھ مذہب کے سیلونی عالم کی تقریر تھی۔ خاکسار بھی موجود تھا۔ تقریر میں مقرر نے بدھ کی تعلیم بیان کی۔ اور تقریر کے بعد اس عاجز کو بھی موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر آئندہ آنے والے بدھ کی پیشگوئی کا ذکر کرکے اور میتریہ بدھا کی آمد کا یہی وقت بتاکر موعود world teacher جگت گرو کی آمد کی پیشگوئی کا حضرت

# اخبار احمدیہ

## سندھی ٹریکٹ

انجمن احمدیہ روہڑی سندھ نے ایک ٹریکٹ بنام انکشاف حقیقت سندھی زبان میں شایع کیا ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ ار کا ٹکٹ بھیجکر جناب بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر ورکس ریلوے سٹیشن روہڑی سندھ بنگلہ ۳ سے طلب کریں۔

## گمشدہ چیز

برادر غلام نبی صاحب مسگر کٹڑہ جیل سنگھ امرتسر لکھتے ہیں۔ کہ امرتسر میں جب جلسہ احمدیہ ہوا۔ تو جس مکان میں احمدی بھائی ٹھیرے تھے۔ اسمیں کوئی بھائی "سوٹری" بھول گئے ہیں۔ جن صاحب کی ہو۔ مندرجہ بالا پتہ سے خط و کتابت کریں۔

## مبلغین سے درخواست

مستری رحیم اللہ صاحب سیکرٹری امن سبھا احمدی شاہ آباد۔ ضلع کرنال درخواست کرتے ہیں کہ اگر اس علاقہ سے مبلغین کا گذر ہو تو ان کے ہاں ضرور ٹھیریں اور تبلیغ کریں۔

## ولادت

منشی مہرالدین صاحب پٹواری نہر موضع روچارام ضلع لائل پور کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ خدا مبارک کرے۔

## درخواست دعا

جناب ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے لڑکے تقی الدین صاحب بیمار ہیں۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن سرکاری ڈیوٹی پر مصر جارہے ہیں۔ منشی شاہ نواز صاحب مدرس بورڈ سکول کھرڑ کی لڑکی بیماری ہے۔ اور میر غلام رسول صاحب احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر کی اہلیہ بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

نیز ہمارے پاس متعدد خطوط ان نوجوانوں کے آئے ہیں جنہیں امسال کسی نہ کسی امتحان میں شامل ہونا ہے ان سب کے نام لکھنا تو مشکل ہیں۔ اسلئے احباب ان تمام بھائیوں کے لئے جو خواہ کسی امتحان میں شامل ہوں۔ کامیابی کی دعا فرمائیں۔

## نماز جنازہ

ملک غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بندہ پور کشمیر خود اور چودہری سردار خان صاحب نمبردار کوٹھیڑاہ کی والدہ و اہلیہ اور محمد عمر پسر مولوی محمد صدیق اور عبدالقادر پسر عبدالستار صاحب کانپور و چودہری الہ دین صاحب سکنہ ذاتہ زید کا اور برادر محمد جان صاحب سٹیشن ماسٹر افریقہ فوت گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مومنین کا جنازہ غائب پڑہیں۔

## ضلع جالندہر کے احمدی توجہ کریں

اسوقت تک ضلع جالندہر میں باوجود اس کے کہ خدا کے فضل و کرم سے بہت سے احمدی بھائی ہیں۔ کوئی بھی باقاعدہ انجمن نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ سے تبلیغ چندہ و دیگر مذہب کے احکامات کی پوری پوری پیروی ہو سکے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا میں اپنے تمام ضلع جالندھر کے احمدی بھائیوں کو ۱۵ مارچ ۳۰ء کے واسطے موضع مدار تحصیل جالندہر میں مدعو کرتا ہوں۔ کہ وہ موضع مدار میں تشریف لانے کی تکلیف گوارا فرماویں۔ تاکہ انجمن قائم کی جائے۔ اور باقاعدہ ضلع میں کام شروع کیا جائے۔ موضع مدار برلب سڑک پختہ جو جالندہر سے ہوشیارپور کو جاتی ہے ساتویں میل پر واقعہ ہے۔ یکہ گاڑی ہر وقت مدار کے واسطے مل سکتے ہیں۔ کرایہ یکہ جالندہر سے مدار تک فی سواری صرف دو ڈہائی آنہ ہے۔

امید ہے۔ کہ تمام احمدی بھائی خواہ ضلع جالندھر کی کسی بھی تحصیل میں مقیم ہوں۔ ۱۵ مارچ ۱۹۳۰ء کے واسطے اپنا وقت نکالکر ضرور تشریف لاکر بندہ کو ممنون فرماوینگے۔

الراقم - (خانصاحب) نعمت اللہ۔ پریذیڈنٹ مدار و نین

## حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک کے متعلق اطلاع

چونکہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تبدیلی آب و ہوا کے لئے قادیان سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ اسلئے حضور کو ڈاک کچھ دیر سے پہنچتی ہے۔ اگر کسی دوست کو اپنے خط کا جواب پہنچے یا دیر سے پہنچے۔ تو وہ مطمئن رہیں۔ کہ حضور کو ان کا خط پہنچ گیا ہے۔ اور حضور ان کیلئے دعا فرماتے ہیں کوئی دریافت طلب امر اگر اتفاق سے رہجائے تو از راہ نوازش اسکی یاد دہانی کرادیجائے۔ خاکسار رحیم بخش افسر ڈاک

## جناب مفتی صاحب کے لئے درخواست دعا

مفتی محمد صادق صاحب بخیر و عافیت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ مگر ابھی کچھ مشکلات در پیش ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۱ مارچ ۱۹۲۰ء

# ترکی خلافت اور مولوی محمد علی صاحب

## (۳)

## حضرت مسیح موعود اور ترکی خلافت

ہم نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۹ - فروری ۱۹۲۰ء میں بتایا تھا - کہ مولوی محمد علی صاحب جس ترکی خلافت کو آیت استخلاف کے ماتحت قرار دیکر "خلافت منصوصہ موعودہ" کہہ رہے ہیں - اور جس کا انکار کرنیوالے پر "فاسق" کا فتویٰ لگا رہے ہیں - اس کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک کیا ہے - آپ نے سلطنت اور حکومت کے لحاظ سے تو سلطان ترکی کو سلطنت انگلشیہ کے بادشاہ کے مقابلہ میں ہیچ قرار دیا ہے - جیسا کہ فرمایا ہے

"ہمارے بادشاہ کے آگے سلطان روم ہیچ ہے"

اور خلافت کے لحاظ سے یہاں تک فرمادیا ہے کہ :-

"سلطان (ترکی) کا خلیفۃ المومنین ہونا صرف اپنے مُنہ کا دعویٰ ہے"

ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک سلطان ترکی کی خلافت کسی لحاظ سے بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتی - اور مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ :-

"سلطان ترکی خلیفہ ہے - اور آیۃ استخلاف کے ماتحت اس کی بادشاہت بوجہ مرکز پر حکمران ہونے اور مقامات مقدسہ کی خدمت و حفاظت کرنے کے خلافت اسلامی کا حکم رکھتی ہے اور وہی اس خلافت اسلامی کا صحیح حقدار ہے"

حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود سلطان ترکی کی خلافت کو "آیت استخلاف کے ماتحت" سمجھتے - اس کی خلافت کو "خلافت اسلامی" قرار دیتے اور اس کو "خلافت اسلامی کا صحیح حقدار" جانتے - تو آپ کبھی یہ نہ فرماتے ہیں کہ "سلطان کا خلیفۃ المومنین ہونا صرف اپنے مُنہ کا دعویٰ ہے" اور کبھی اس کو گورنمنٹ انگلشیہ کے بادشاہ کے مقابلہ میں "ہیچ" نہ قرار دیتے - پیغام نے حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کے متعلق کہ

"سلطان کا خلیفۃ المومنین ہونا صرف اپنے مُنہ کا دعویٰ ہے"

یہ لکھا ہے - کہ

"حضرت اقدس کے اس حوالے کا یہی مفہوم ہے کہ سلطان ترکی روحانی خلیفہ نہیں - بلکہ روحانی خلیفہ خود آپ ہیں - ہاں سلطان ترکی کے زمینی خلیفہ اور اس کے بادشاہ ہونے سے آپ نے انکار نہیں فرمایا"

اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ صاف ہیں - اور ان سے ظاہر ہے - کہ سلطان ترکی کا خلیفۃ المومنین ہونے کا دعوےٰ خواہ روحانیت کے لحاظ سے ہو یا سلطنت کے لحاظ سے - حضرت مسیح موعود کے نزدیک صرف اس کے مُنہ کا دعویٰ ہے - ورنہ اگر حکومت کے لحاظ سے ہی آپ کے نزدیک اسکے دعویٰ کی بنیاد آیت استخلاف پر ہوتی ہے - تو آپ اس کی تصریح فرما دیتے ؛

## سلطان ترکی کی بادشاہت ماننے کا کیا مطلب ہے

اچھا اس کو جانے دیجئے - پیغام نے اس حوالہ کا جو یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ "سلطان ترکی کے زمینی خلیفہ اور اس کے بادشاہ ہونے سے آپ نے انکار نہیں کیا - ہم اسی کو لیکر دریافت کرتے ہیں - کہ کیا اگر سلطان ترکی کے "بادشاہ" ہونے سے انکار نہ کیا جائے - تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے - کہ اس کو آیت استخلاف کے ماتحت اسلامی خلیفہ تسلیم کر لیا گیا ہے - سلطان ترکی کے بادشاہ ہونے سے تو ہمیں کبھی انکار نہیں - اور نہ ہندو عیسائی دنیا کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو حتیٰ کہ ترکی کی حریف سلطنتوں کو اس سے انکار ہے پھر کیا پیغام کہہ سکتا ہے - کہ تمام دنیا کے لوگ سلطان ترکی کو اپنا خلیفہ سمجھتے ہیں - اگر سلطان ترکی کی خلافت سے یہی مُراد ہے - کہ اس کے بادشاہ ہونے سے انکار نہ کیا جائے تو پھر جھگڑا ہی کس بات کا ہے - تمام اتحادی سلطنتیں یہ تو نہیں کہتیں - کہ سلطان ترکی بادشاہ نہ کہلائے پھر ان کے آگے کیوں ماتھا رگڑ رگڑ کر التجائیں کی جارہی ہیں - اور کیوں شور برپا کیا جارہا ہے - کہ یہ نہ کیا جائے وہ نہ کیا جائے - ہاں اگر سلطان ترکی کو خلیفہ قرار دینے کا یہ مطلب نہیں - کہ جس طرح دیگر ممالک کے حکمرانوں کے بادشاہ ہونے سے انکار نہیں کیا جاتا - اسی طرح سلطان ترکی کے بادشاہ ہونے سے انکار نہ کیا جائے - بلکہ کچھ اور ہے - تو پھر پیغام کو چاہیئے - کہ پہلے سلطان ترکی کو بادشاہ تسلیم کرنے کی حقیقت واضح کرے - اور بتائے کہ دوسرے بادشاہوں کو بادشاہ کہنے اور سلطان ترکی کو بادشاہ سمجھنے میں کیا فرق ہے - کیا سلطان ترکی کو جو شخص بادشاہ تسلیم کرے - اس کے لئے فرض ہے - کہ سلطان کے سیاسی احکام کی تعمیل بھی کرے - اس کی سلطنت کو بچانے کے لئے جان و مال سے دریغ نہ کرے - اس کی حکومت کو مضبوط اور استوار کرنے کی کوشش کرتا رہے - اور اگر کوئی ایسا موقعہ آن پڑے کہ سلطان کے خلاف ایک حکومت کوئی کارروائی کرنے پر مجبور ہو تو اس میں بسنے والے مسلمان سلطان ترکی سے مقابلہ کرنے کی بجائے اپنی حکومت سے برسرپیکار ہو جائیں اگر تو سلطان ترکی کے بادشاہ ہونے سے انکار نہ کرنے کا یہ مطلب ہے - تو پیغام صاف اور کھلے الفاظ میں اس کا اظہار کرے - اور پھر بتائے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہاں سلطان ترکی کو اس قسم کا بادشاہ تسلیم کیا ہے ورنہ یوں سلطان ترکی کے بادشاہ ہونے سے انکار نہ کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا - اس طرح تو ہم بھی انکار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ سلطان ترکی ایک ملک کا بادشاہ ہے - اور ضرور ہے - لیکن سوال تو یہ ہے - کہ اس کی بادشاہت اور حکومت سے کس قسم کا ہمیں تعلق ہے - حضرت مسیح موعود تو صاف الفاظ میں فیصلہ فرما گئے ہیں کہ :-

"یہ ہمارے بادشاہ کے آگے سلطان روم ہیچ ہے"

پھر فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی کر رہا ہوں۔ ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے۔ اور وہی شامت اعمال بھگت رہی ہے"

پس ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے سلطان ٹرکی کے بادشاہ ہونے سے جو انکار نہیں کیا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ آپ اسے "اسلامی خلافت کا حقدار" سمجھتے تھے۔ بلکہ جس طرح اور دوسرے ممالک کے بادشاہ ہیں۔ اسی طرح آپ کے نزدیک سلطان ٹرکی بھی ایک ملک کا بادشاہ تھا۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ اب پیغام اور مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلطان ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ سمجھتے اور دوسرے بادشاہوں کے مقابلہ میں اس کے ساتھ اپنے خاص تعلقات رکھتے تھے۔ ورنہ یہ کہدینا کہ آپ نے سلطان ٹرکی کے بادشاہ ہونے سے انکار نہیں کیا اور اس سے یہ نکالنا کہ گویا آپ بھی آیت استخلاف کے ماتحت سلطان ٹرکی کو خلیفہ اور "خلافت اسلامی کا حقدار" قرار دیتے تھے۔ اس قدر نادانی اور جہالت کی حرکت ہے۔ کہ کسی سمجھدار کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی۔

## حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے متعلق پیغام کی دھوکہ دہی

پیغام نے سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ تسلیم کرنے کے اعلان کو حضرت مسیح موعود کی ان تحریروں کے بالکل خلاف پاکر جو ہم نے پیش کی ہیں۔ ایک دھوکہ کے ذریعہ ان کی جوابدہی کو ٹالنا چاہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اگر ان تحریروں کا یہی مطلب ہے۔ کہ ترکوں سے ہمدردی نہ کی جائے۔ اور ان کو ان کی حکومت سے محروم کر دیا جائے۔ اور اس طرح سے اسلام کے استحکام کو اور اس کی شان وشوکت کو صدمہ پہنچایا جائے۔ تو ہم جناب الفضل کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے منکر تم ہی ہو اور تم ہی وہ ہو جنہوں نے سب سے پہلے تحریروں کی خلاف ورزی کر کے آپ کی تعلیم سے انحراف کیا۔ کیونکہ ہم نے تو ترکوں کی حمایت پر بعد میں آواز اٹھائی۔ سب سے پہلے تم نے ہی ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو ایڈریس دیتے ہوئے ہز آنر کی خدمت میں عرض کیا تھا۔

"ترکی حکومت سے ہماری ہمدردی اس بناء پر ہے کہ وہ اسلام کے نام میں ہمارے شریک ہیں۔ اور ان کی حکومت کا زوال اسلام کی ظاہری شان وشوکت کے لئے ایک صدمہ ہے""

قربان جائیے اس عقل اور سمجھ کے۔ کہ اپنے پاس سے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کا ایک مطلب گھڑ کر کہدیا گیا ہے۔ کہ پہلے الفضل نے ہی ان کے خلاف کیا ہے ہم پوچھتے ہیں۔ یہ کس نے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی کسی تحریر کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ "ترکوں سے ہمدردی نہ کی جائے" ترک تو الگ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ یہودیوں اور حتی کہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ بھی ہمدردی اور شفقت کرنے کی اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اس وقت ہم صرف ایک فقرہ حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر سے نقل کرتے ہیں۔ جو ۱۰- نومبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں چھپ چکی ہے۔ فرماتے ہیں

"نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے"

پس نہ ہم کہتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور ایسا شخص جو حضرت مسیح موعود کی تحریروں اور تقریروں سے کسی قدر بھی واقفیت رکھتا ہو۔ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ کی کسی تحریر کا یہ مطلب ہوسکتا ہے۔ کہ "ترکوں سے ہمدردی نہ کی جائے" یہ پیغام کا خود ساختہ مطلب ہے۔ جو اس نے محض دھوکہ دینے کے لئے ہماری طرف منسوب کر دیا ہے۔

## ترکوں سے ہماری ہمدردی

پس ہم نے ترکوں سے جس رنگ میں ہمدردی کا اظہار کیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی .. .. تحریروں کے ہرگز خلاف نہیں ہے۔ بلکہ عین مطابق ہے۔ اور آپ کے حسب ذیل الفاظ کی عملی تفسیر ہے کہ:-

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حب پیمبرم

پس ترکوں سے ہماری ہمدردی حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ اس اصل کے ماتحت بالکل جائز اور روا ہے۔ لیکن اس اظہار ہمدردی میں اور سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین اور اس کی خلافت کو "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دینے میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اور یہ اقرار کرنا حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ آپ نے سلطان ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت کسی قسم کا خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔ اور نہ اس کی خلافت کو خلافت موعودہ منصوصہ قرار دے کر اس کا انکار کرنے والوں کو فاسق ٹھہرایا ہے کیا مولوی محمد علی صاحب اور پیغام اپنے اس نئے عقیدہ کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تحریر پیش کرسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تحریر تو کیا ہوگی۔ اس کے خلاف بہت کچھ موجود ہے۔ پس پیغام کا سلطان ٹرکی کو آیت استخلاف کے ماتحت اپنا خلیفہ تسلیم کر کے یہ کہنا کہ اگر ایسا کرنا حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے خلاف ہے۔ تو پھر تمہارا بھی ترکوں سے ہمدردی کرنا خلاف ہے۔ یا تو عقل کی کوتاہی کی وجہ سے ہے۔ کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ کسی کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اسکو اپنا مذہبی خلیفہ تسلیم کر لینے میں کس قدر فرق ہے۔ یا وہ جان بوجھ کر دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف کیا ہے۔ تو نے بھی کیا ہے۔ حالانکہ ہمارے اور مولوی محمد علی صاحب کے فعل میں مشرق ومغرب کا فرق ہے۔ پس پیغام کو خوب

اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے - کہ اس قسم کی چالبازیوں اور دھوکہ دہیوں سے وہ ہرگز یہ بات ثابت نہیں کر سکتا - کہ مولوی محمد علی صاحب نے سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ تسلیم کرنے کی جو سعادت حاصل کی ہے - وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے رُو سے جائز اور درست ہے -

## گورنمنٹ کی وفاداری اور مولوی محمد علی صاحب

ہم نے اپنے ۹ - فروری کے مضمون میں اس وفد کے جواب کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں مولوی محمد علی صاحب شامل ہو کر حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوئے تھے لکھا تھا کہ :-

"مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے بالکل خلاف سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ تسلیم کر کے جو سخت غلطی کی ہے - اسکی وجہ سے انھیں ایک اور بھی نہایت خطرناک قدم اٹھانا پڑا ہے - اور وہ ان کا سلطنت ٹرکی کی خاطر گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت اور وفاداری پر قائم نہ رہنے کا اعلان ہے "

اسکے متعلق پیغام نے لکھا ہے کہ :-

"گورنمنٹ کی وفاداری پر قائم نہ رہنے کے اعلان کا بار ثبوت الفضل کے ذمہ ہے - اور وہ انشاء اللہ قیامت تک اس سے سبکدوش نہ ہو سکیگا "

حالانکہ ہم اس اعلان کا ثبوت نہایت صفائی کے ساتھ پیش کر چکے ہیں - اور وہ اصل الفاظ شایع کر چکے ہیں - جن سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچ جاتی ہے - لیکن حیرت ہے - کہ پیغام نے ان الفاظ کے متعلق تو ایک لفظ تک نہیں لکھا - اور ان سے آنکھیں بند کر کے اُلٹا ہم سے مطالبہ کر دیا ہے - ذرا پیغام عقل و سمجھ سے کام لیکر ان الفاظ کو پھر پڑھے - جو حضور وائسرائے کے جواب میں اس وفد کی طرف سے شائع ہوئے ہیں جس میں مولوی محمد علی صاحب شریک ہوئے تھے - اور جو یہ ہیں -

"ہز اکسلنسی وائسرائے نے توقع ظاہر کی ہے کہ ترکی کے متعلق جو کچھ فیصلہ ہو - ہندوستانی مسلمان بدستور وفادار رہینگے - اس کے متعلق ہم اپنا مضبوط اعتماد ظاہر کرنا چاہتے ہیں - کہ اگر صلح کے شرائط مسلمانوں کے مذہب اور جذبات کے خلاف ہوئے - تو اس سے مسلمانوں کی وفاداری کو شدید صدمہ پہونچیگا - اور تمام ہندوستان میں جو جذبہ موجود ہے - اس کو جانتے ہوئے بطور ذمہ دار آدمیوں کے ہم اس کے متعلق یقین نہیں دلا سکتے - جس کی ہز اکسلنسی نے توقع کی ہے "

کیا پیغام بتلا سکتا ہے - کہ ان الفاظ کا سوائے اسکے اور کیا مطلب ہے - کہ اگر ٹرکی کے ساتھ صلح کے شرائط مسلمانوں کے جذبات اور خیالات کے ماتحت طے نہ ہوئے تو ان کی وفاداری کو سخت صدمہ پہونچیگا - اور وہ اس پر قائم نہ رہینگے - اگر یہی مطلب ہے - اور واقع میں یہی ہے جسکے بیان کرنے والوں میں مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں - تو اس اعلان کے ہوتے ہوئے اور کسی اعلان کا بار ثبوت ہم پر کس مُنہ سے ڈالا جاتا ہے *

## مولوی محمد علی صاحب کی بزدلی اور متلون مزاجی

باقی رہا یہ کہ اس وفد میں شامل ہونے کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے کسی خطبہ جمعہ میں یہ کہا ہے کہ :-

"ہمارا فرض محض اتنا ہے - کہ ہم ایک امر حق کو گورنمنٹ کے سامنے کھولکر پیش کر دیں - لیکن اس کے بعد شورش بپا کرنا یہ ہمارا کام نہیں "

یہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا - کیونکہ اول تو یہ خطبہ جمعہ مولوی محمد علی صاحب نے پڑھا ہی ان اعتراضات سے ڈر کے ہے جن کا نشانہ وہ مذکورہ بالا وفد میں شریک ہو کر بن چکے تھے اور جن کے خوف سے ان کی روح کانپ رہی تھی - چنانچہ اسی خطبہ میں اونہوں نے اپنے خوف کا اظہار بایں الفاظ کر بھی دیا ہے کہ :-

"ایک فریق تو اس قسم کے اعتراضات کے لئے تلا بیٹھا ہے "

دوسرے اسی قسم کی حرکتوں سے تو یہ بات پایہ ثبوت تک پہونچ چکی ہے کہ ان کی طبیعت میں تلون کا مادہ حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے - اور اسی کے صدقے کسی ایک بات پر قائم رہنا ان کے لئے ناممکن ہے - ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایک طرف تو وہ سلطان ٹرکی کی خلافت کو قرآن کریم کی آیت استخلاف کے ماتحت قرار دیتے ہیں - اس کی خلافت کو خلافت منصوصہ موعودہ بتلاتے ہیں - اور ایک ایسا دینی امر سمجھتے ہیں "جس کی بنیاد ان کے نزدیک قرآن اور حدیث پر ہے" لیکن دوسری طرف گورنمنٹ کے خوف سے بے حال ہو کر اس کے قیام کے لئے کوشش کرنے سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں - اگر ان کے نزدیک خلافت ٹرکی ایک دینی امر ہے - اور اس کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہے - تو پھر کیونکر وہ ایسا کہ سکتے ہیں کیا دینی اُمور میں دوسروں کی مداخلت ان کے نزدیک جائز ہے - اگر نہیں تو پھر کیوں وہ اپنا صرف اتنا ہی فرض سمجھتے ہیں - کہ "ایک امر حق کو گورنمنٹ کے سامنے کھولکر پیش کر دیں " اور کیوں گورنمنٹ سے جس طرح بھی ہو سکے - اس امر حق کو منوا لینا اپنا فرض نہیں سمجھتے - کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے - کہ یا تو ان کے نزدیک خلافت ٹرکی "دینی امر" نہیں ہے - یا اتنے بڑے دینی امر میں دوسروں کی دست اندازی کو وہ جائز قرار دیتے ہیں - اس کے علاوہ اور کوئی صورت ہی نہیں جس سے ان کا خلافت ٹرکی کے بچاؤ کی کوشش کرنے سے دست کش ہونا جائز ہو سکے •

بہتر ہوتا کہ پیغام مولوی محمد علی صاحب کے خطبہ کے مذکورہ بالا الفاظ پیش کر کے ان کی دورنگی چال کا ثبوت نہ ہم پہونچاتا - اور خوشی کے ساتھ اس بات کو تسلیم کر لیتا کہ مولوی محمد علی صاحب نے علی الاعلان گورنمنٹ کو یہ "امر حق" پہونچا دیا ہے - کہ اگر خلافت ٹرکی کا فیصلہ ان کی خواہش کے مطابق نہ کیا گیا - تو اس سے ان کی وفاداری کو سخت صدمہ پہونچیگا - اور وہ اس پر قائم نہ رہ سکیں گے - اب تو اس نے مولوی محمد علی صاحب سے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کا سلوک کیا ہے - کہ اگر وہ خلافت ٹرکی کو دینی امر سمجھتے ہیں - تو ان کا اسکو

خطرہ میں دیکھ کر اس کے بچاؤ کی ہر ایک کوشش سے پہلوتہی کرنا سخت غلطی اور بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر وہ جماعت ٹرکی کو دینی امر نہیں سمجھتے۔ تو اس کے لئے جو کچھ وہ کہہ چکے ہیں۔ وہ بالکل غلط اور نادرست ہے۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے پیغام ایسے نادان دوست نے اتنی بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے کیا مولوی محمد علی صاحب اس سے نکلنے کی کوشش کرینگے

## کیا قسطنطنیہ سازشوں کا منبع ہے۔

۲۶۔ فروری کو پارلیمنٹ میں اس امر پر زبردست گفتگو ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ ترکوں کے پاس رہنا چاہیئے یا نہیں۔ سر ڈانلڈ میکلین نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ سلطنت برطانیہ کے ہندوستانی مسلمانوں کے اہم حقوق ہیں۔ لیکن برطانیہ کسی طرح بھی ترکوں کی پابند مروت نہیں۔ جنھوں نے بغیر کسی چھیڑ کے برطانیہ کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ انہوں نے قسطنطنیہ کو سازشوں کا منبع فساد کی جڑ اور قتل و غارت گری کی بنا قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ترکوں کو وہاں رہنے دیا جائے۔ تو قسطنطنیہ پھر دنیا کے امن میں خلل اندازی کا موجب ہوگا

## وزیر اعظم کا بیان

مسٹر لائڈ جارج نے جواب میں کہا کہ صلح کی کانفرنس نے سوال کے پہلوؤں پر خوب غور کر لیا ہے۔ اور ان امور پر غور کرنے کے بعد اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شترکہ مقصد حاصل کرنے کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ ترکوں کو قسطنطنیہ میں رہنے دیا جائے۔

## وزیر اعظم کے وعدے اور ان کا مطلب

مسٹر لائڈ جارج نے اپنے ان وعدوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جن کا آجکل اسقدر چرچا ہو رہا ہے۔ کہا کہ پہلا وعدہ باسفورس کے دروازہ پر کوئی اور محافظ ہونا چاہیئے۔ لفظاً اور معناً پورا ہوگا۔ دوسرا وعدہ جنوری ۱۹۱۸ء کا ایک تقریر میں تمام پارٹیوں کے ساتھ صلاح و مشورے کے بعد دیا گیا

تھا۔ کہ اتحادی ترکی سلطنت کے قیام اور اس کے دارالخلافہ قسطنطنیہ کی مخالفت میں لڑائی نہیں کر رہے بشرطیکہ بحیرہ روم اور بحیرہ اسود کو غیر جانبدار بناکر بین الاقوامی کر دیا جائے۔ اور عرب آرمینیا۔ عراق عرب شام اور فلسطین کی علیحدہ قومیتوں کو تسلیم کیا جائے یہ اعلان کافی غور کے بعد حتمی اور صاف صاف کیا گیا تھا۔ اس کا فوری اثر یہ ہوا۔ کہ ہندوستان میں بھرتی کا کام زور سے شروع ہو گیا۔ اور قریباً پندرہ لاکھ آدمی بھرتی ہو گئے۔ برطانیہ اس مدد کے بغیر ٹرکی کو فتح نہ کر سکتا تھا۔ اگر برطانوی وعدوں پر اعتبار جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات ایشیا میں برطانوی اقتدار کو نقصان پہنچانے والی نہیں ہو سکتی

## ٹرکی کو کن شرائط کا پابند ہونا پڑیگا

آگے چلکر وزیر اعظم نے کہا کہ جب ٹرکی کے متعلق شرائط شائع ہو جائیگی۔ تو ترکوں کے دوستوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ترکوں کو اپنی بے وقوفی اور بُرے افعال کی سخت سزا بھگتنی پڑی ہے۔ ان کی نصف سے زیادہ سلطنت ان کے قبضہ سے نکل جائیگی۔ ان کا دارالخلافہ اتحادی توپوں کی زد میں ہوگا۔ اور ان کی بحری اور بری فوج اور اقتدار بھی خاک میں مل جائیگا۔ باب کی حفاظت سے ٹرکی کو بیک دو قلم کر دیا جائیگا۔ اور قلعوں کو مسمار کر دیا جائیگا۔ اور باب کے قریب قریب ٹرکی فوج رکھنے کی اجازت نہ ہوگی

## ترکوں کو قسطنطنیہ میں کیوں رکھا گیا

قلیل التعداد اقوام کی حفاظت کے متعلق بین الاقوامی اثر پر بحث کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سر ڈانلڈ میکلین کی تجویز کے مطابق ترکوں کو ایسی جگہ سے تبدیل کر کے جہاں وہ آسانی سے قتل عام نہ کر سکیں۔ ایسی جگہ بھیجنا ہوگا۔ کہ جہاں وہ بلا مزاحمت قتل عام کر سکینگے۔ آرمنوں کی حفاظت اسی میں ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہو۔ کہ برطانوی بیڑہ ان کا محافظ ہے۔ اگر سلطان قونیہ میں رہینگے۔ تو ان کے گرد و پیش متعصب لوگوں کی آبادی ہوگی۔ اور انہیں بیرونی دنیا کا کچھ علم نہ ہوگا۔ اتحادیوں نے بحیرہ اسود کے راستے کی محافظت کے فرض سے ترکوں کو آزاد کر دیا ہے۔ اور اب دنیا کی کونسل میں ان کا کچھ اختیار نہیں رہیگا۔ اتحادیوں نے اس امر کی بھی کوشش کی ہے۔ کہ قلیل التعداد آبادی کی ہر طرح حفاظت کی جائے۔ اور آئندہ محض تبادلہ مراسلات پر ہی ان کی حفاظت کا انحصار نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کو تنگ کرنے والے (ترک) برطانوی فرانسیسی اور اطالوی توپوں کی زد میں اپنی نوشت تقدیر پر دستخط کر رہے ہونگے

## سلطنت ٹرکی اور مسلمانان ہند

وزیر اعظم کی اس تقریر کے ساتھ ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت عام مسلمانان ہند کے جو خیالات ہیں۔ ان سے بھی ناظرین کو آگاہ کر دیا جائے۔ گو یہ خیالات وزیر اعظم کی اس تازہ تقریر سے پہلے کے ہیں لیکن ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانان ہند ٹرکی کے معاملہ میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں

۲۸۔ فروری ۱۹۲۰ء کو صوبہ بنگال کی خلافت کانفرنس کا اجلاس مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کی صدارت میں ٹون ہال کلکتہ میں منعقد کیا گیا۔ جسمیں مولوی عبدالباری صاحب کی تحریک اور مسٹر شوکت علی صاحب کی تائید سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی یہ کانفرنس جسمیں ہر طبقہ اور ہر رائے کے لوگ شامل ہیں۔ ٹرکی کی اسلامی سلطنت کے متعلق کنٹربری کے اسقف اعظم۔ بیچی ودرلیل اور مدبروں کے رویہ پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے نہایت زور سے تمام ذمہ دار حکام پر اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اگر مذہبی شعائر اور اسلامی مطالبات کے خلاف ٹرکی کے صلحنامہ کا فیصلہ کیا گیا۔ اور خلیفہ اسلام کے علاقہ کو اسی حالت میں نہ رکھا گیا۔ جس حالت میں یہ علاقہ قبل از جنگ تھا۔ تو مسلمان اسلامی احکام کی پابندی کے لئے برطانیہ اعظم کے ساتھ اپنے وفادارانہ تعلقات کو منقطع کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور خلیفہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر طریق پر خلیفۃ المسلمین کی امداد کرنا ان کا فرض ہوگا

## ہڑتال کی تیاری

اسی کانفرنس کا ۲۹۔ فروری کو جو اجلاس ہوا اس میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ ۱۹ ر مارچ کا دن تمام مسلمانوں کے لئے ہڑتال کا دن قرار دیا گیا ہے۔ جس میں تمام مسلمان اپنے کام کاج کو بند کر دیں۔ اور ہز اکسلینسی وائسرائے اور ملک معظم کو اپنا آخری قطعی پیغام بھیجیں۔ کہ اگر خلافت کے متعلقہ مسائل میں جزیرۃ العرب اور اماکن مقدسہ کا مسئلہ مسلم مطالبات اور شریعت اسلام کے خلاف طے ہوا۔ تو مذہبی احکام کی پابندی کرتے ہوئے ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے یہ بات ناممکن ہو جائیگی۔ کہ وہ اپنی مخصوص وفاداری کو برقرار رکھ سکیں اگر فیصلہ ہمارے مطالبات کے خلاف ہوا۔ تو یہ نہایت ضروری ہوگا۔ کہ اسلام کے احکام کے مطابق مسلمان برطانی حکومت سے اپنے تمام تعلقات منقطع کریں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کا سوشل طور پر مقاطعہ کیا جائے ٭

---

## آخر کیا ہوگا؟

ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ پردہ غیب سے کیا ظہور پذیر ہونیوالا ہے۔ کاش کہ مسلمان اپنے مطالبات کے خلاف سلطنت ٹرکی کا تصفیہ ہونے پر "اپنی مخصوص وفاداری کو برقرار" نہ رکھ سکنے کا ارادہ نہ کرتے۔ کیونکہ اسلام کسی صورت میں بھی حکومت وقت سے بغاوت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتا۔ بلکہ ایسی صورت میں ایک اور طریق بتاتا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہونے کے متعلق روزانہ اخبار عام مورخہ ۵ مارچ ۱۹۲۰ء میں ایک "چشم گریاں مسلمان" نے "مسلمان ہندوستان سے ہجرت کر جانیوالے ہیں" کے عنوان سے لکھا ہے۔ کہ "ہندوستان کے مسلمان حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم کے سچے وفادار ہیں۔ اور اپنی پرصداقت وفاداری کے عملی اظہار میں لاکھوں کی تعداد میں گردنیں کٹوا چکے ہیں۔ وہ اسلام کا جنازہ اٹھنے پر ملک میں علم بغاوت تو بلند نہ کرینگے۔ ہاں اپنے بادشاہ سے ناراض ہو جائینگے۔ اور عالم ناراضگی میں ہندوستان سے ہجرت کر جائینگے۔ کیونکہ دنیا کے بالمقابل دین کی حمایت بھی مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ اور اس سے کوئی مسلمان روگردانی نہیں کر سکتا۔"

خدا کرے کوئی ایسی ہی صورت اختیار کی جائے جس سے کسی قسم کا فتنہ و فساد رونما نہ ہو ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبۂ جمعہ

## دنیا کو امن کا پتہ دو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۲۷۔ فروری ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

### امن کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی حالت اور اسوقت کے لوگوں کے خیالات کو دیکھ کر ایک ایسا سامان پیدا کیا گیا۔ اور ایک ایسا دروازہ کھولا گیا ہے۔ جس سے ہو کر انسان حقیقی آرام اور اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ اس راستہ کے بغیر کوئی رستہ نہیں۔ جس طرف دیکھو امن و اطمینان نہیں ہے۔ اکثر لوگوں نے غلطی سے خیال کر لیا ہے۔ کہ امن دولت سے حاصل ہوتا ہے۔ یا بادشاہت اور حکومت سے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امن دولت سے میسر نہیں ہوتا۔ اور نہ امن و اطمینان دنیا کی عزتوں اور وجاہتوں اور حشمتوں سے حاصل ہوتا ہے امن اسی کو حاصل ہے۔ جس کے دل میں اطمینان ہے۔ اور جس کے دل میں اطمینان نہیں۔ وہ خواہ بڑے سے بڑا دولتمند یا بادشاہ یا حاکم ہے۔ اس کو کوئی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑے لوگ ہیں۔ مگر جب انکے اندرونے کو ٹٹولا جاتا ہے۔ تو ان میں امن نظر نہیں آتا۔

### مطمئن قلب

میں نے اپنے پچھلے خطبوں میں بیان کیا تھا۔ کہ امن حاصل کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ اس رسہ کو مضبوط پکڑ لیا جائے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پھینکا گیا ہے۔ اور اس سفر میں مجھ پر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ امن حاصل کرنے کے لئے سوائے اسکے اور کوئی طریق نہیں کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑا جائے۔ کیونکہ ہر دل اور ہر ایک قلب جس کو میں نے ٹٹولا۔ خواہ وہ کسی درجہ اور کسی حیثیت کے انسان کا تھا۔ اس میں امن نہ تھا۔ بلکہ امن کی جستجو میں تھا۔ سوائے اس ایک قلب کے جو اطمینان سے بھرا ہوا تھا۔ وہ ایک قلب وہی تھا جس میں مسیح موعود پر ایمان داخل تھا۔ پس دنیا کی کوئی تکلیف اس دل کو گھبرا نہیں سکتی۔ جس کو خدا اور اس کے رسولوں پر اطمینان حاصل ہو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کے لئے کامیابی کا دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ کہ مصائب اور تکالیف میں وہ اکیلا نہیں۔ بلکہ اس کا مددگار اس کا خدا موجود ہے۔ پھر وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں جب چاہوں اس علاج کو استعمال کر سکتا ہوں۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ کہ اگر مجھے دکھ ہیں بھی تو اسلئے ہیں۔ کہ میں آئندہ ترقی کروں دراصل مصیبت اور تکلیف وہی ہلاک کرنیوالی ہوتی ہے جس کا انجام اور نتیجہ اچھا نہ ہو۔ لیکن جس دکھ اور تکلیف کا نتیجہ اچھا ہو۔ اس کو لوگ خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔ دیکھو زمیندار جیٹھ ہاڑ کے تپتے ہوئے دنوں میں محنت کرتا ہے۔ دکھ اٹھاتا ہے۔ مگر وہ خوش ہوتا کہ نتیجہ اچھا ہو گا۔ ایک طالب علم راتوں کو جاگتا ہے وہ اس کو مصیبت نہیں خیال کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں میرے لئے بہت ترقیات ہیں۔ پس دکھ وہی دکھ ہوتا ہے جس کا نتیجہ دکھ ہو۔ اور وہ دکھ دکھ نہیں ہوتا جس کا نتیجہ آرام ہے۔ تو مومن کو جو ابتلا آتے ہیں۔ وہ اسی لئے آتے ہیں۔ کہ وہ اور ترقی کرے اس لئے وہ ان کو تکلیف نہیں خیال کر سکتا۔ پس دنیا میں بے امنی ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں۔ جن کو اللہ سے محبت ہے۔ اور جنھوں نے اللہ کے رسولوں کو قبول کیا ہے ٭

### احمدیوں کا فرض

ایسی حالت میں ہمارے بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کو نجات دلانے کے لئے اور ان کے دلوں میں امن پیدا کرنے کے لئے جد و جہد کریں۔ جب ظاہری دکھ اور تکلیف سے نجات دلانا ثواب ہے۔ تو دل کا امن و اطمینان دلانا کتنا ثواب ہو گا۔ پس میں اپنے بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ میں نے اس سفر سے جو سب سے بڑا تجربہ حاصل کیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ لوگ امن و اطمینان کے بھوکے ہیں۔ اور ہمارے پاس امن و اطمینان ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ وہ سامان اطمینان لوگوں تک پہنچا دیں۔ قبول کر

نہ کرنا ان کے اختیار میں ہے۔ ہم اگر [illegible] دینگے۔ تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور کہہ سکینگے۔ کہ خدایا ہم نے تیرے بندوں کو تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اور ہم اسی کے ذمہ دار تھے۔ ہم نے تیرا پیغام پہنچانے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ ہم نے گھر کے دروازہ کھلے رکھے۔ مگر لوگوں نے اس طرف پیٹھ پھیرلی۔ اگر پناہ نہ لی تو انہوں نے اگر توجہ نہ کی تو انہوں نے۔ ہم نے بخل نہیں کیا۔ ہم سست نہیں ہوئے۔ ہم تھکے نہیں۔ بلانا ہمارا فرض تھا۔ سو ہم نے ادا کیا۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے اوپر بخل اور کوتاہی کا الزام نہ آنے دیں۔ اور [illegible] نہیں مانینگے۔ تو اس کا الزام ان پر آئے گا نہ کہ ہم پر۔

اگر ہم خدا کا پیغام پہنچانے [illegible] سستی کریں۔ تو اس کی دو ہی وجہیں ہوں گی۔ یا تو یہ کہ ہم نے خود قدر نہ کی۔ یا ہم اس کو انعام نہیں سمجھے۔ پس اس ذمہ واری سے بچنے کے لئے کوشش وسعی سے سلسلہ حقہ کو لوگوں تک پہنچانا چاہیئے ؁

**خدا کی نصرتیں** اب چونکہ میرے حلق میں تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اس لئے میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ غیروں کے اندر مجھے دو دو ڈھائی ڈھائی گھنٹہ تک بولنا پڑا۔ مگر وہاں یہ بات نہ تھی۔ مگر یہ بھی ایک خدا کا نشان ہے۔ کیونکہ وہ کام خدا کا تھا۔ اور اس لئے وہاں اس قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی مگر اب چونکہ وہ کام ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب لفظ بھی مشکل سے زبان سے نکلتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی تائید ہے۔ وہاں علاوہ لیکچروں کے چودہ چودہ اور پندرہ پندرہ گھنٹے تک متواتر مجھ کو بولتے رہنا پڑا۔ مگر وہاں تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن واپس آتے ہی تکلیف ہو جانا یہ ایک نشان ہے۔ اگرچہ میں وہاں علاج کے لئے گیا تھا۔ لیکن علاج کرانے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ آخر ایک دن جو فرصت کا تھا۔ اسمیں [illegible] تکلیف محسوس ہونے لگی۔ اسپر میں نے ایک اور لیکچر رکھ دیا۔ چنانچہ جتنے وقت میں نے تقریر کی۔ اور اچھی طرح کی۔ لیکن جب میں ختم ہو چکا۔ تو تکلیف محسوس ہوئی۔ اور کسی قدر بخار بھی ہو گیا۔ اس سے میں سمجھا۔ کہ وہاں چونکہ دوسرا [illegible] کام کرتا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے مجھے صحت میں رکھا۔ اور جب وہ کام ختم ہو گیا۔ تو پھر پہلی سی تکلیف ہو گئی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ چونکہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس سلسلہ کو غیروں تک پہنچانے والا خدا کی نصرت دیکھتا ہے۔ ورنہ عقل میں نہیں آتا۔ کہ ایک شخص حلق کے علاج کے لئے جاتا ہے۔ اور وہاں چار دن تک گاڑی آتی ہے لیکن ہر روز ڈاکٹر سے ملاقات کا وقت گذر جاتا ہے اور پھر آیندہ پر اس کو اٹھا رکھنا [illegible] ہے۔ گو یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ کہ ایسی تکلیف میں جیسی کہ مجھے ہے۔ لیکچر کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ ایک ہندو ایڈیٹر سے ہمارے دوست ملنے کے لئے گئے تو اُسنے کہا کہ مجھے بھی وہی تکلیف ہے جو مرزا صاحب کو ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ اگر میں بولوں۔ تو یہ تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ آپ لوگ کیوں مرزا صاحب سے گذارش نہیں کرتے۔ کہ وہ لیکچر نہ دیں۔ بلکہ آرام کریں۔ مگر اس کو کیا معلوم ہے۔ کہ حلق تو بیشک بیٹھتا اور بیماری پر بولنے کا اثر ہوتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اگر اسوقت بھی سلسلہ کی تائید اور اسلام کی صداقت کے لئے میں ایسے لوگوں کی مجلس میں جو سننے کے مستحق ہوں۔ کھڑا ہوں۔ اور مجھے خدا کی عظمت و جلال کے لئے اب بھی بولنا پڑے۔ تو میں گھنٹوں بولتا چلا جاؤں گا۔ اور میری زبان نہیں رکیگی۔ پس جو کوئی دین کی خدمت کے لئے کھڑا ہو گا۔ وہ خدا کے نشان دیکھیگا۔ وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہمارا علم کافی نہیں۔ انھیں معلوم ہو کہ ہمارے علم کچھ نہیں کرتے۔ جو کرتا ہے۔ خدا کے علم سے ہی کرتا ہے ؁

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے علم بھی تھا۔ دماغ بھی تھے۔ قرآن بھی تھا۔ مسیح موعود ؑ کوئی نئی چیز نہیں لائے۔ مگر فرق صرف یہ ہے۔ کہ پہلے خدا کی نصرت نہ تھی۔ اب مسیح موعود کے ذریعہ خدا کی تازہ نصرت ہو رہی ہے۔ پس یہ سست خیال کرو کہ ہم عربی نہیں جانتے۔ یا ہم لیکچرار نہیں۔ یا ہم علم میں ماہر نہیں۔ بلکہ اگر تم خدا پر یقین رکھ کر کھڑے ہو گے۔ تو یقین رکھو۔ تم ضرور کامیاب ہو گے۔ پس خدا پر یقین کو مضبوط کرو۔ آپس میں محبت بڑھاؤ۔ پھر اگر تمہارا مخاطب کسی بھی درجہ کا کیوں نہ ہو۔ وہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ وہ خدا کی نصرت سے خالی ہے۔ اور تم خدا کی طرف سے مدد یافتہ ہو ؁

**دعا** اللہ تعالےٰ تمہیں یہ بات سمجھنے کی توفیق دے اسلام کے نام کو بلند اور توحید کے قیام کے لئے تمہیں سچا جوش بخشے۔ اور تم اسلام کی خدمت کے لئے ایک مجنون کی طرح ہو جاؤ۔ جیسے ایک ہی بات کی دھت ہوتی ہے۔ تاکہ شرک وجہالت دور ہو جائیں اور خدا کے جلال کی روشنی دنیا میں پھیل جائے۔ اور خدا کی عظمت اسدرجہ پر پہونچ جائے جسپر پہنچانے کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں ؁

حضور جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ اب گرمی زیادہ ہو گئی ہے۔ منتظمین کو چاہیئے۔ کہ سائبان لگا دیا کریں۔ تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو ؁

---

## حمد وثنا کا ترانہ

(از ماسٹر [illegible] اللہ صاحب [illegible])

بس شکر کس زباں سے تیرا کروں خدایا
اپنے کرم سے تو نے مسلم مجھے بنایا

قرآن مجھ کو بخشا۔ ایمان مجھ کو بخشا
عرفان اپنا بخشا۔ راہ ہُدیٰ دکھایا

اسلام جیسی دولت تو نے مجھے عطا کی
خیر الرسل کی امت کا فرد اک بنایا

پھیلی ہوئی جہاں میں جب چار سو تھی ظلمت
تیرے نبی نے آکر پیغام حق سنایا

انوار دیں سے یکسر عالم ہوا منور
مُردہ زمیں کو آب رحمت سے خود جلایا

ہر ذرہ جہاں ہے اسکا رہین منت
اندھوں کو معرفت کا جسنے سبق پڑھایا

ارزاں ہوئی ستاع دیدار اسکو دم سے
قیمت بڑھی بشر کی۔ رتبہ بلند پایا

ادنیٰ غلام اسکے کرتے ہیں پادشاہی
کس قدر تخت اونچا اسکا گیا بچھایا

تا دیں کی شان وشوکت آگے سے بڑھ دوچند
وعدے کو پورا کرنے تیرا مسیح آیا

آواز صور گونجی محشر کا شور اُٹھا
سوتے ہوئی خواب غفلت سے سر اُٹھایا

کچھ اس طرح سے چمکا وہ ماہتاب کامل
عالم تمام اسکی کرنوں سے جگمگایا

ابتک سرور اُس کا باقی ہے میرے دل میں
وحدت کا جام پیارے ساقی نے جو پلایا

اے میرے رب اکبر اے میرے بندہ پرور
فضل وکرم کا تیرے کچھ شک ہے انت پایا

گوشہ کو بھی عطا ہو وہ نگہ میں پرہاہی
جس نے یہ نغمہ تیری حمد وثنا میں گایا

# سوامی دیانند صاحب کے تعلقات اہل اسلام سے

اخبار الفضل مورخہ ۲۶- فروری ۱۹۲۰ء سے معلوم ہوا۔ کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سابق سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ایک مضمون آریہ گزٹ میں درج ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ سوامی دیانند صاحب کے تعلقات اپنی زندگی میں اہل اسلام سے اچھے تھے۔

اس مضمون کو پڑھ کر مجھے مرزا یعقوب بیگ صاحب کی معلومات پر سخت تعجب ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کبھی ستیارتھ پرکاش کو بھی ملاحظہ نہیں فرمایا ہے۔ جس میں سوامی صاحب نے مسلمانوں سے اپنے سلوک کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چونکہ ستیارتھ پرکاش کی حقیقت سوائے کسی سادہ لوح انسان کے سب پر ظاہر ہے۔ اس لئے اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم سوامی صاحب کے جیون چرتر (حالات زندگی) مرتبہ پنڈت لیکھرام صاحب سے ان کے مسلمانوں سے تعلقات بتلاتے ہیں۔ تاکہ یعقوب بیگ صاحب اور ان جیسے دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں سے سوامی صاحب کے کیسے تعلقات تھے۔ ان کے جیون چرتر میں لکھا ہے۔ کہ جب سوامی صاحب ریاست رائے پور میں گئے۔ تو انہوں نے راجہ صاحب سے پرشن (سوال) کیا۔ کہ آپ کے ہاں راج منتری کون ہے؟ راجہ صاحب نے اُتر (جواب) دیا۔ کہ شیخ فضل الٰہی۔ تب مہاراج نے فرمایا۔ کہ آپ کے ہاں مسلمان منتری ہے۔ اوہ ہو۔ یہ تو داسی پتر ہیں (غلام زادے) آریہ پرشوں کو اُچت (مناسب) ہے۔ کہ یونوں کو اپنا راج منتری (وزیر) نہ بناویں۔ اور اسی جیون چرتر میں لکھا ہے۔ کہ بابو چندو لعل نے سوامی صاحب سے کہا۔ کہ آپ مسلمانوں کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ تو سوامی جی نے کہا کہ چند چھوکروں کے چھوکرے ہم کو منع کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا کھنڈن نہ کرو۔ مسلمانوں کی جب چلتی تھی۔ انہوں نے تلوار سے ہمارا کھنڈن کیا۔ اندھیر ہے کہ لوگ مجھے باتوں میں کھنڈن کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ میں بھلا رک سکتا ہوں۔ اور ریاست رائے پور کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہاں کے قاضی صاحب اور چند مسلمان ملنے کے واسطے سوامی صاحب کے پاس گئے۔ تو سوامی جی دودھ نوش جان کر کے خود تو کرسی پر بیٹھ گئے۔ اور قاضی صاحب اور مسلمانوں کو فرش پر بٹھایا۔ اور قرآن کو جو سوامی صاحب کے پاس تھا۔ زمین پر اپنے پاؤں میں رکھ دیا۔ پھر یہ بھی لکھا ہے۔ ایک روز چار مسلمان سوامی دیانند جی کے پاس گئے۔ سوامی صاحب نے کہا کہ محمدؐ اچھا آدمی نہ تھا۔ تم لوگوں نے اس کی پیروی کی۔ یہ بُرا کیا۔

یہ مختصر حالات سوامی صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ اچھے تعلقات کے ہیں۔ اگر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کے نزدیک سوامی دیانند صاحب کے مسلمانوں سے یہی اچھے تعلقات ہیں۔ تو ایسے اچھے تعلقات ڈاکٹر صاحب کو ہی مبارک ہوں۔ ہم مسلمان تو اس قسم کے تعلقات کو اچھا نہیں کہہ سکتے۔ اور جب تک سوامی دیانند صاحب کے پیرو سوامی صاحب کے ان خیالات سے نفرت نہ کریں۔ ہم ان سے بھی اچھے تعلقات کی امید نہیں کر سکتے۔

غلام حیدر خان احمدی

# ایک ضروری اعلان و اظہار شکریہ

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نور ہسپتال کی امداد کے لئے میں آگے بھی مختلف اعلانوں کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے احباب کو تحریک کر چکا ہوں لیکن اس دفعہ یہ تحریک ایک خاص وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور وہ وجہ یہ ہے۔ کہ صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب کی سفارش پر گورنمنٹ پنجاب نے نور ہسپتال کی امداد کے لئے چار ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ جو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکا ہے۔ لیکن یہ امداد بمقابلہ اخراجات کے کم ہے۔ اور موجودہ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ابھی اور امداد کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں جہاں اس مضمون کے ذریعہ صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے احباب کو پھر نور ہسپتال کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کی امداد فرماویں۔ یہ امداد دو طرح پر ہوگی۔ (۱) جماعت وار (۲) فرداً فرداً۔ پہلی قسم کی امداد کے یہ معنے ہیں۔ کہ کسی جگہ کی جماعت اپنے مشترکہ فنڈ سے کوئی امداد کرے جیسا کہ پچھلے دنوں جماعت فیروزپور نے دس کمبل خرید کر نور ہسپتال کے لئے بھیجے تھے۔ اسی طرح جماعت لاہور نے پانچ کمبل خرید کر ارسال کئے تھے۔ یا جیسا کہ جماعت امرتسر۔ لدھیانہ اور سیالکوٹ نے نواڑ خرید کر بھیجی تھی جس سے نور ہسپتال کی چارپائیاں بنوائی گئیں اسی طرح میں اور جماعتوں کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے مشترکہ فنڈ سے ہماری امداد کریں۔ اور یہ امداد دو قسم کی ہوگی (۱) نقد یعنی کچھ مناسب رقم ہسپتال کی امداد کی تقریب سے صدر انجمن احمدیہ کے محاسب کے نام بھیجی جائے (۲) اشیاء کے ذریعہ مدد یعنی بجائے نقد روپیہ کے چیزیں بھیجی جائیں۔ میں ذیل میں ان اشیاء کی فہرست دیتا ہوں۔ جن کی اس ہسپتال کو ضرورت ہے۔

(۱) لوہے کی سپرنگ دار چارپائیاں (۲) نواڑ (۳) کمبل (۴) تولئے (۵) صابن دیسی انگریزی (۶) باورچی خانہ کے برتن (۷) پلنگ کی چادریں (۸) روئی (۹) ململ کے مستعمل کپڑے جنہیں دھو کر اور صاف کر کے زخموں کے لئے گوز بنایا جائے گا۔ (۱۰) کموڈ وغیرہ وغیرہ

فرداً فرداً امداد کی دو صورتیں ہیں (۱) عام احباب کی امداد (۲) خاص احباب کی امداد۔ یعنی وہ جو علم طب کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ غریب مریضوں کے لئے نقد امداد بھی دفتر محاسب میں ارسال فرما سکتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا اشیاء بھی بھیج سکتے ہیں۔ خاص احباب کی امداد کے متعلق بھی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو وہ نقد امداد دیں مگر ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ یا تو وہ اپنی ہر ماہ کی پہلی تاریخ کی آمد بھیجیں۔ یا کوئی مناسب رقم مقرر کر کے ماہ بماہ بھیجتے رہا کریں۔ سلسلہ کے ڈاکٹروں اور اطباء

کی تعداد تو خدا کے فضل سے ایک ہزار تک ہے - مگر اس تحریک پر بہت کم احباب نے توجہ کی ہے - حالانکہ صدر انجمن احمدیہ کا ایک خاص ریزولیوشن اس بارہ میں ہے نیز یہ کام تو خود ان کی اپنی دلچسپی کا کام ہے - اس لئے ایسے تمام احباب کو جو فن طب سے تعلق رکھتے ہیں ضرور اس ہسپتال کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ؛

(۲) دوسرا طریق امداد یہ ہے - کہ سلسلہ کے ڈاکٹر علاوہ نقد امداد کے مندرجہ ذیل اشیاء کے ذریعہ امداد فرمائیں

(۱) کوئی عمدہ کتاب ڈاکٹری کی - (۲) کوئی اوزار (۳) کوئی طبی سامان (۴) عمدہ ادویہ کی خاص مقدار (۵) یا مندرجہ بالا عام فہرست میں سے کوئی چیز ؛

بالآخر میں تمام احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ہسپتال کی طرف جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کے نام پر اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد سے اور دور و نزدیک کے غریب دکھیارے مریضوں کے آرام کے لئے اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے کھولا گیا ہے - ضرور توجہ کریں - اور ہر طرح سے اس کی امداد کریں - تاکہ قیامت میں اس سوال پر کہ میں محتاج تھا - میری خبر گیری تم نے کیوں نہ کی آپ صاحبان بڑی تسلی سے جواب دے سکیں - بلیٰ ربنا قد فعلنا ما امرتنا به -

سید محمد اسحٰق - قادیان

## وصیتیں داخل دفتر

چونکہ حسب ذیل اصحاب کا چندہ شرط اول ادا نہیں ہوا - اسلئے ان کی وصیت داخل دفتر کی گئی ہے :- افسر مقبرہ بہشتی

| نمبر وصیت | نام موصی معہ پتہ | تاریخ تحریر وصیت |
|---|---|---|
| ۹۱ | لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال کے | ۵ - مارچ ۱۹۰۶ء |
| ۲۲۶ | خدا بخش ولد نور محمد قوم ارائیں - ساکن بھاگو آرائیں - کپورتھلہ ریاست | ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء |
| ۲۰۴ | مساۃ نوربی بی زوجہ نعمت علی شاہ سید ساکن مالیر کوٹلہ مہاجرہ قادیان | ۴ - اپریل ۱۹۰۷ء |
| ۲۳۷ | خیر الدین عرف فضل الدین ولد شمس الدین قوم جٹ باجوہ ساکن چھوکھیوار تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ | ۱۱ - مئی ۱۹۰۷ء |
| ۲۵۱ | فقیر اللہ ولد خیر الدین قوم باجوہ ساکن چھوکھیوار تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ | ۲۱ - جون ۱۹۰۷ء |
| ۲۷۱ | مساۃ بیگم بی بی زوجہ محمد الدین قوم کھوکھر ساکن کماریاں - ضلع گوجرات | ۱۰ - اگست ۱۹۰۷ء |
| ۲۸۷ | مہر دین ولد فضل الٰہی شیخ - ساکن شہر سیالکوٹ - محلہ ٹبہ | ستمبر ۱۹۰۸ء |
| ۸۱۸ | قائم علی ولد نبی بخش قوم قریشی - ساکن دوات پور تحصیل پسرور - ضلع سیالکوٹ | ۳۰ - جون ۱۹۱۴ء |
| ۹۴۶ | مولوی غلام رسول ولد نور محمد جٹ ساکن ادجالہ تحصیل و ضلع گورداسپور | ۳ - مئی ۱۹۱۵ء |
| ۹۵۸ | احمد علی ولد مہر الدین قوم آرائیں - ساکن دھرم کوٹ بگہ - ضلع گورداسپور | ۱۸ - جون ۱۹۱۵ء |
| ۱۰۷۸ | مساۃ قمر سلطان بیگم زوجہ مستری میراں بخش پٹھان - ساکن ننگل باغبانان - ضلع گورداسپور | ۷ - مارچ ۱۹۱۶ء |

اشتہار

## احباب نوٹ کریں!

# "کتاب گھر قادیان"

بعض احباب کی تحریک و مشورہ پر بجائے ایجنسی

یا کتب خانہ نام رکھنے کے

## "کتاب گھر قادیان"

تجویز کیا گیا ہے - ہر ایک کتاب قادیان کے

خواہ کسی دفتر یا کتب خانہ کی مطبوعہ ہو - اس

## "کتاب گھر قادیان"

سے ملتی ہے - یعنی

**دفتر تالیف و اشاعت دفتر ریویو -**

**کتبخانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام**

**دفتر تشحیذ و الحکم اور فاروق وغیرہ**

اور دیگر تمام ایجنسیاں اور کتبخانے جو قادیان میں ہیں

خط کا پتہ صرف اسیقدر کافی ہوگا "کتاب گھر قادیان" ہے

اور لمبے چوڑے پتے لکھنے کی ضرورت نہیں یہ

"کتاب گھر" زیر سایہ مسجد مبارک واقع ہے ⁕

## خزینۃ العرفان فی تفسیر القرآن

جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کی تمام بیان فرمودہ تفسیر جو حضور کی تمام تصنیفات میں مختلف موقعوں پر ہے - ایک جگہ قرآنی ترتیب سے مرتب کی جارہی ہے - لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہوگا - بحساب ۱۲۰ صفحہ فی روپیہ (عہ) قیمت قرار پائی ہے - ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء تک کی درخواستوں کے شمار کو ملحوظ رکھ کر اسکی تعداد شائع ہوگی - کیونکہ غیر معمولی گرانی کے باعث زائد تعداد چھپوانے میں نقصان ہوتا ہے - احباب کو چاہیئے کہ ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے درخواستیں بمعہ ایک روپیہ پیشگی ارسال فرمادیں - لکھائی چھپائی اور کاغذ حسب پسند نہ ہو - تو واپسی کی شرط ہے - درخواستیں پتہ ذیل پر جلد آنی چاہئیں - حمائل شریف کے خریداروں کو محصولڈاک معاف رہیگا ⁕

## احمدی حمائل شریف مترجم

بفضل خدا اپنی اندرونی خوبیوں کے باعث نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے منظور نظر ہوئی ہے - بلکہ اکثر قدردان احباب نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا ہے - چنانچہ اب اسکی تعداد نسبتاً تھوڑی رہگئی ہے - اور یہ حمائل مذکورۃ الصدر تفسیر "خزینۃ العرفان" کے لئے لازم و ملزوم اور ضروری ہے کیونکہ اسی کے حوالجات کے ساتھ تعلق ہے - اسلئے احباب اس نعمت عظمیٰ کو جلد منگوالیں - ورنہ انشاءاللہ وہ دن قریب ہے کہ دوگنی قیمت پر بھی ملنی مشکل ہوگی - مجلد کپڑا للعہ مجلد چرمی ؎صہ

## صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام بمعہ تصویر

۶ مارچ کی یادگار میں یہ ٹریکٹ شائع کیا گیا ہے تھوڑی تعداد باقی ہے - بحساب ؏ فی سینکڑہ قیمت ہے ⁕

قبولیت دعا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاندار اور پرمعارف تقریریں جو

## بحر العرفان

کے نام سے حال میں شائع ہوئی ہیں - قیمت ۶ر ⁕

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلچسپ وعظ مسمی بہ

## رہنمائے خاتون — ۲ر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سنہ ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ کی پرمعارف تقریر

## چشمۂ توحید ۲ر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرمعارف فارسی نظمیں جو پہلے کہیں شائع نہیں ہوئیں - المسمی بہ

## در مکنون — قیمت عہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنہ ۱۹۰۱ء کی پرمعارف ڈائری

## ملفوظات احمد ۵ر

حضرت مسیح موعود کی پرمعارف تبلیغی تقریر جو لدھیانہ میں ہوئی تھی - المسمی بہ

## پیغام امام ۲ر

مشہور لیکچر جلسہ مذاہب یعنی

## اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۰ر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پرمعارف

## خطبہ عید الفطر

جسمیں سورۃ والناس کی لطیف تفسیر ہے ۱ر

**براہین العقائد** — سات ارکان اسلام یعنی ہستی باری تعالیٰ فرشتے - رسول - کتب - تقدیر اور حیات بعد الموت پر علمائے سلسلہ کے بیان کئے ہوئے زبردست دلائل جمع کئے گئے ہیں - قیمت ۸ر

**معارف القرآن** — حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے درس ماہ رمضان جو دس پاروں کا ہوا تھا - اس کے نوٹ جمع کئے گئے ہیں - قیمت ۸ر

المشتہر

## منیجر "کتاب گھر قادیان" (ضلع گورداسپور)

# ممالک غیر کی خبریں

**ترکوں کی پسپائی** گذشتہ دنوں میں ترکوں نے اتحادیوں کو اس مدسے جو قسطنطنیہ کے مشرق میں ۵۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اپنی افواج کو حرکت دینے سے روکنے کی دھمکی دی تھی۔ لیکن برٹش کمانڈروں کے مع افواج کے پہونچنے اور اس تنبیہ پر کہ اگر اتحادی احکام کی تعمیل نہ کی گئی۔ تو جبر سے کام لیا جائیگا۔ ترکوں نے مزاحمت چھوڑ دی ✤

**ترکوں کا آئندہ انتظام** (لنڈن - یکم مارچ) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اتحادیوں کی کانفرنس نے ترکوں کے آئندہ انتظام کے متعلق متعدد اہم مسائل طے کر لئے ہیں۔ جنہیں ابناؤں کی نگرانی کا سوال بھی شامل ہے۔ نیز ترکی کو مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے سیاسی تاثرات کو دور کرنے اور تجربہ کار ماہران کے انتظام حکومت سپرد کرنے کی تدابیر سوچی گئی ہیں ✤

**بلغاریہ کی طرف سے عہد نامہ صلح کی خلاف ورزی** اخبار ٹائمز رقمطراز ہے کہ بلغاری گورنمنٹ نے ۱۹۲۰ء رنگروٹوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ افواج میں شامل ہونے کے لئے تیار رہیں اور اس طرح بلغاریہ عہد نامہ صلح کی شرط نمبر ۶۵ کی جس میں قرار دیا گیا تھا۔ کہ بلغاریہ میں جبری بھرتی کو منسوخ کیا جائے خلاف ورزی کی گئی ہے ✤

**مسٹر اسکوئتھ کی توہین** (لنڈن ۲ مارچ) کل لنڈن میں مسٹر اسکوئتھ (سابق وزیر اعظم) کی آمد کے وقت جو مظاہرہ کیا گیا۔ وہ نہایت عجیب و غریب تھا۔ اور کبھی کسی پولیٹیشن کے ساتھ شہر میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا۔ مسٹر اسکوئتھ بغیر ٹوپی کے ویسٹ منسٹر میں پہونچے اور ان پر کاغذوں کے ٹکڑے پھینکے گئے۔ آپ ایک موٹر کار میں سوار تھے۔ جس کی کھڑکیاں توڑ دی گئی تھیں۔ اور مددگار ڈرائیور کے پاس بیٹھ گئے تھے۔ کیمبرج کے سینکڑوں طالب علموں نے ان پر حملہ کیا۔ اور موٹر کار کی چھت پر چڑھ گئے۔ اور پائیدان کے دونوں طرف بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ پولیس نے آکر موٹر کار پر قبضہ کر لیا۔ اور طالب علموں کو اس میں سے نکالا۔ آخر موٹر کار ویسٹ منسٹر میں پہونچی۔ اس کے آگے اور پیچھے پولیس مین سوار تھے۔ اور کانسٹبل اس کی چھت پر بیٹھے تھے۔ اور تمام طرف ڈنڈے گھما رہے تھے۔ تاکہ حملہ آور طلباء کو موٹر کار سے دور رکھیں ✤

**حضور ولیعہد سلطنت کو دعوت** (لنڈن - یکم مارچ) مسٹر لائڈ جارج کی صدارت میں حضور ولیعہد سلطنت کو لنڈن میں پر تکلف جلسہ دعوت دیا گیا۔ جس میں وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ امریکہ اور کینیڈا میں حضور ولیعہد سلطنت کی موجودگی سے تمام پیچیدہ معاملات حل ہو گئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی شہزادہ ویلز تشریف لیگئے۔ سلطنت برطانیہ کے رشتہ اتحاد کو اور زیادہ مضبوط کرتے گئے ہیں۔ چند دن کے بعد آپ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں تشریف لیجائینگے۔ اور ہندوستان میں دورہ کرینگے ✤

**شہزادہ ویلز پریوی کونسل میں** (لنڈن ۲ مارچ) شہنشاہ معظم نے ۲ مارچ کو پریوی کونسل کا اجلاس منعقد کر کے حضور ولی عہد سلطنت کو اس کونسل کا ممبر نامزد فرمایا ✤

**سن فینروں کا فساد** (لنڈن یکم مارچ) کوئین ٹون سے لنڈن کی طرف چالیس سن فینروں کی جلاوطنی کے سلسلہ میں اٹھارہ نقاب پوش آدمیوں نے آتشگیر بموں کے ساتھ محافظ سپاہیوں پر حملہ کر کے ایک سپاہی کو ہلاک کر دیا۔ مگر ڈاکوؤں کو بھگا دیا گیا ✤

**جاپان میں بے چینی** (لنڈن یکم مارچ) جاپان میں مزدوروں نے بہت زیادہ بدامنی برپا کر دی ہے۔ معتبر خبروں کے نہ ملنے کے باعث حالت کا ابھی تک پتہ نہیں ملا۔ لیکن رائٹر کے نامہ نگار مقیم ٹوکیو کو خبر ملی ہے۔ کہ بالغ رائے دہندگی کے ہمہ گیر حقوق کے سوال پر اتفاق رائے نہ ہونے کے باعث ڈائٹ (پارلیمنٹ) کا اجلاس برخاست ہو گیا۔ اور ایوان میں شور و غوغا برپا ہو گیا۔ ایک غیر مصدقہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ سائبیریا میں جاپانی فوج کا دستہ بالشویکوں سے مل گیا ہے ✤

# ہندوستان کی خبریں ✤

**بمبئی کے کارخانوں میں ہڑتال** (بمبئی ۲ مارچ) بونس کے تخمینہ کی غلط فہمی کے باعث یکم مارچ کی سہ پہر کو ڈی لسل روڈ اور فرگوسن روڈ پر کریم بھائی ملز کے کئی ہزار مزدوروں نے کام بند کر دیا۔ اور واپسی کے وقت انہوں نے آس پاس کے کارخانوں پر دوسرے مزدوروں کو کام ختم کر دینے کے لئے پتھر پھینکنے کی کوشش کی مگر چونکہ پولیس کا پہرہ تھا۔ انہیں اس کوشش میں ناکامی ہوئی کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ اس لئے بمبئی کی یونین ملز پر اثر پڑا ہے۔ اور قریباً آٹھ سو مزدور بھی کام چھوڑ گئے ہیں۔ مگر کوئی بدامنی نہیں ہوئی ✤

**مسٹر گاندھی کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ** ۳ مارچ کو ہائی کورٹ بمبئی کے فل بنچ میں مسٹر گاندھی اور مسٹر مہادیو دیسائی ایڈیٹر "ینگ انڈیا" کے خلاف ایک مقدمہ پیش ہوا۔ ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا۔ کہ ان مضامین سے جو ینگ انڈیا میں شائع ہوئے۔ توہین عدالت ہوئی ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا اگرچہ میرے دوست مجھے ضدی کہتے ہیں کہ میں معافی کیوں نہیں مانگ لیتا۔ لیکن میں عدالت کو یقین دلاتا ہوں۔ میں عدالت کی نہایت عزت کرتا ہوں۔ لیکن اسی قدر میں اپنے احساس عزت نفس کی قدر کرتا ہوں۔ میری ہرگز یہ نیت نہ تھی۔ کہ ڈسٹرکٹ کورٹ احمد آباد یا ہائیکورٹ کی عدل گستری میں خلل انداز ہوں ✤

**اردو پنجابی میں امتحان** پنجاب گورنمنٹ نے یورپین خواتین کا اردو پنجابی میں امتحان لینے کے لئے پنجاب گزٹ میں قواعد شائع کئے ہیں۔ یورپین اور امریکن خواتین جو پنجاب و سرحد میں رہتی ہیں۔ اس امتحان میں شامل ہو سکتی ہیں۔ جو لاہور میں ہوا کریگا اور کامیاب ہونے والی عورتوں کو سو روپیہ انعام اور سند ملیگی ✤

**ہوائی جہاز کے ذریعہ اخبار کی تقسیم** ۲ مارچ کی شام کو اخبار سٹیٹسمین الہ آباد میں تقسیم کیا گیا۔ یہ کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کیا گیا تھا ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)